اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۳۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۳۸ | ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۴ ستمبر ۱۰ بجے صبح بذریعہ موٹر امرتسر گئے۔ اور مغرب سے قبل واپس تشریف لے آئے۔

چند دن ہوئے۔ بعض لوگوں کے ایسے مقامات سے آنے کی وجہ سے جہاں ہیضہ کی بیماری تھی۔ یہاں چند کیس ہوئے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مقامی ڈاکٹروں کا ایک بورڈ مقرر فرما کر اُسے حفظانِ صحت اور علاج کے متعلق ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں۔ جن کے مطابق نظارت امور عامہ کے زیر انتظام نہایت سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ بیماری کی شکایت ابھی تک موجود ہے۔ ۲۴ ستمبر حضور بذاتِ خود انتظامات کا ملاحظہ فرمانے کے لئے نور ہسپتال میں تشریف لے گئے۔ اور جو مریض وہاں تھے۔ ان کو دیکھا۔ اور ان کی حالت دریافت فرمائی۔

طبی مشورہ کے ماتحت مقامی درسگاہوں میں ایک ہفتہ کی فرید رخصت کردی گئی ہے۔ اب مدارس انشاء اللہ ۳۰ ستمبر کو کھلیں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تبلیغ کرنے کے طریق

(فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۷ء)

دنیا کی زندگی کا آرام ہو۔ ہر طرح سے آسودگی اور عیش و عشرت کے سامان ہوں۔ یہ ایمانی اصول کے مخالف پڑا ہوا ہے۔ ایمانی اصول تو چاہتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کا نہ دن۔ نہ رات کوئی وقت آرام سے گزرتا ہی نہیں ایک مرحلہ مصائب کا اگر طے کرتے ہیں۔ تو دوسرا مرحلہ درپیش ہوتا ہے کاش اگر صحابہؓ کی طرح لبد میں آتے۔ تو ایک بھی کافر نہ رہتا۔ گر وہ دل نہ ہوئے جو ان کے تھے۔ وہ اخلاص اور صدق نہ ہوا۔ جو ان کا تھا۔ وہ تقویٰ اور استقلال نہ رہا۔ جو ان کا تھا۔ ہماری جماعت کے لوگ گو مالی امداد میں تو کچھ فرق نہیں کرتے۔ مگر اللہ تعالیٰ تو ہر امر میں آزمانا چاہتا ہے۔ اب تلوار کی بجائے گالیاں کھا کر صبر کرنا چاہیئے۔ چاہیئے۔ کہ بڑی نرمی اور خوش خلقی سے لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کئے جائیں۔ بہ نسبت شہروں کے دیہات کے لوگوں میں سادگی بہت ہے۔ اور ہمارے دعوے سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو نرمی سے سمجھایا جائے۔ تو امید ہے۔ کہ سمجھ لیں گے۔ جلسوں کی بھی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس طرح سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ ایک ایک فرد سے علیحدہ علیحدہ مل کر اپنے قصے بیان کئے جائیں۔ جلسوں میں تو بادبیت کا خیال ہو جاتا ہے۔ چاہیئے کہ دوستانہ طور پر شریفوں سے ملاقات کرتے رہیں۔ اور رفتہ رفتہ موقعہ پاکر اپنا قصہ سُنا دیا۔ بحث کا طریق اچھا نہیں بلکہ ایک ایک فرد سے اپنا حال بیان کیا۔ اور بڑی آہستگی اور نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔ پھر تم دیکھو گے۔ کہ بہت سے آدمی ایسے نکلیں گے۔ جو کہیں گے۔ کہ ہم پر تو ان مولویوں نے اصلیت ظاہر ہی نہیں ہونے دی۔ چاہیئے۔ کہ جس شخص میں علم اور رشد کا مادہ دیکھا۔ اسی کو اپنا قصہ بتا دیا۔ اور فرداً فرداً واقفیت بڑھاتے رہے۔ یہ نہیں۔ کہ سب کے سب ظالم طبع اور شریر ہوتے ہیں۔ بلکہ شریف اور مخلص بھی انہی میں چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ (الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء)

اخبار احمدیہ

جاوا میں ایک عظیم الشان مناظرہ

جاوا میں ایک عظیم الشان مناظرہ ہمارے مبلغین کے ساتھ ۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر کو ہونے والا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اس جلسہ پر ۲۵۰ گولڈن خرچ ہوگا۔ خاص طور پر دُعا کی درخواست ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔

ممبران احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کو اطلاع

تعطیلات موسم گرما کے بعد کالج ۲۔ اکتوبر سے کھل گئے ہیں اس لئے تمام ممبران آئندہ خط و کتابت و ترسیل چندہ لاہور کے پتہ پر کریں۔ نیز احمدیہ ہوسٹل لاہور بجائے ۱۰ لٹن روڈ کے اب ۳۶ ایمپرس روڈ پر ہوگا۔ اس لئے پتہ میں اس بات کا خیال رکھیں۔ بقایا داران اپنے اپنے بقائے صاف کر دیں۔ ورنہ ٹکیٹ ان کو روانہ نہیں کئے جا سکیں گے۔ خاکسار محمد ابراہیم۔ ناظم سکرٹری احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ۔ لاہور۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مسٹر لطیف بنگوا اپنے خسر اور خوشدامن کے واسطے ایک فوجداری مقدمہ سے نجات پانے کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ۲۔ چودھری مبارک احمد صاحب ہیڈ کلرک میونسپل کمیٹی کوہ مری ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت تشویش میں ہیں۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دُعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو عزت و آبرو کے ساتھ مقدمہ سے بری کرے۔ ۳۔ میرا لڑکا محمد اسمٰعیل بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار گھسیٹا۔ از بھینی۔ ۴۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب جو تین سال سے طبی امداد جلسہ کے مہمانوں کی کرتے رہے ہیں۔ کچھ بیمار ہیں۔ اگرچہ اب ان کی صحت میں افاقہ ہو رہا ہے۔ تاہم سب بزرگ ان کی کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار ماسٹر عبد الرحمٰن نومسلم قادیان۔ ۵۔ میرا لڑکا عبد الحمید کئی یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ برخوردار کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے درد دل سے دُعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد علی مختار۔ از انبالہ۔ ۶۔ میرا دوست عجب گل افغان مرض مالیخولیا میں مبتلا ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد الرحیم۔ پاڑہ چنار۔ ۷۔ میں چند دنوں سے بیمار ہوں۔ میرے لئے دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار عنایت اللہ ٹھیکہ دار جہلم۔ ۸۔ احباب میری صحت کاملہ اور کاروبار کی بہتری کے لئے دُعا فرمائیں۔ مستری چراغ الدین کوٹلی ترکھاناں (سیالکوٹ)

اعلان نکاح

میرا نکاح زینب بی بی بنت چودھری رحمت اللہ صاحب کے ساتھ بھائی عبد الواحد صاحب نے تین صد مہر پر بتاریخ ۱۶ اگست پڑھا۔ احباب دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اعلان
اخبار ”فاروق“ کے متعلق

اخبار فاروق باوجود وضاحت سے ہوشیار کئے جانے کے ایسے رویہ سے باز نہیں آتا۔ جو فتنہ کا موجب ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے سلسلہ کے ایک محکمہ کے متعلق نہایت بے ہودہ نوٹ چھاپا ہے۔ چونکہ میری طرف سے اخبار فاروق کے مالک کو یہ نوٹس مل چکا تھا۔ کہ اگر وہ ایسے امور کو بجائے صحیح طور پر انجمن یا میرے نوٹس میں لانے کے اخبار میں شائع کریں گے۔ تو اس اخبار کے خلاف اعلان کر دیا جائیگا۔ اور اس کی انہوں نے پرواہ نہیں کی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ اخبار فاروق کو سلسلہ کا اخبار تصور نہ کیا جائے۔ خاکسار میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح۔

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان
۲۲ اکتوبر کا دن تبلیغ کیلئے مقرر کیا گیا

نظارت دعوت و تبلیغ نے سال رواں کا دوسرا یوم التبلیغ ۲۲ اکتوبر مقرر کیا ہے۔ اس دن کو ہر احمدی جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اور سارا دن تبلیغ میں مصروف رہنا چاہیئے۔ چونکہ اتوار کا دن ہوگا۔ اس لئے ملازم اصحاب کو بھی فرصت ہوگی۔

پس اس دن اپنے تمام کاموں اور تمام اشغال پر تبلیغ احمدیت کے فرض کو مقدم قرار دینا چاہیئے۔ اور ہر جماعت کو ابھی سے ایسے انتظامات شروع کر دینے چاہئیں۔ کہ جن کے ماتحت ہر ایک احمدی تبلیغ میں مصروف ہو سکے۔ اور تبلیغ کے بہتر سے بہتر نتائج نکل سکیں۔

کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار بیرم خاں۔ سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول چک نمبر ۵۶۹ گ ب ضلع لائل پور۔

دُعائے نعم البدل

۱۔ میری بھتیجی مبارکہ خاتون عمر ۷ سال ۱۴ ستمبر ۱۹۳۳ء کو فوت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بہت نیک پیاری۔ اور بھولی لڑکی تھی۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ خاکسار محمد یونس۔ محلہ شاہدانہ۔ بریلی۔ ۲۔ سید لال شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ آنبہ کا بچہ لطیف احمد بعمر گیارہ ماہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۳ء کو فوت ہو گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر اور نعم البدل عطا فرمائے۔ خاکسار [illegible] محمد اسماعیل۔ قادیان۔

کتاب ”بیان المجاہد“ کے متعلق اعلان

کتاب ”بیان المجاہد“ جو مولوی غلام احمد صاحب [illegible] نے شائع کی ہے۔ کوئی صاحب اس وقت تک نہ خریدیں۔ جب تک نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے اس کی خریداری کا اعلان نہ ہو۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

پتہ درکار ہے؟

ایک صاحب نے جو اپنے آپ کو عبد الرحمٰن بنگامی ظاہر کرتے ہیں۔ اپنے دو خطوط میں سے کسی ایک میں بھی اپنا پتہ نہیں لکھا۔ اور دوسرے خط میں جواب نہ ملنے پر افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ اگر ان صاحب کی نظر سے اخبار کا یہ اعلان گزرے۔ تو وہ اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ یا کسی اور صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو نظارت ہذا میں اطلاع فرمائیں۔ تاکہ صاحب مذکور کو ان کی چٹھی کا جواب دیا جا سکے۔ (ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۳۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ کے دلچسپ شمار و اعداد

آبادی کی کثرت اور گورنمنٹ کا فرض

مردم شماری میں مشکلات

۱۹۳۱ء میں ہندوستان کی جو مردم شماری ہوئی تھی۔ اس کی مکمل رپورٹ حال میں شائع ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ ڈاکٹر جے۔ ایچ ہٹن ۔سی۔ آئی۔ ای۔ ایف۔ اے۔ ایس۔ بی نے مرتب کی ہے۔ اگرچہ یہ بات قابل افسوس ہے۔ کہ ۱۹۳۱ء کے آغاز میں کانگرس نے اپنی کئی ایک دوسری نقصان رساں تحریکات میں مردم شماری میں حصہ نہ لینے کی تحریک کا اضافہ کر کے نہ صرف محکمہ مردم شماری کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ شمار و اعداد کے متعلق صحیح اندازہ لگانے میں بھی روکاوٹیں اور مشکلات ڈالی ہیں۔ اور جن علاقوں میں کانگرس کا کچھ نہ کچھ اثر تھا۔ وہاں بعض لوگوں نے اپنے نام لکھانے سے انکار کر دیا۔ علاوہ ازیں ہندوستان ایسے بڑے ملک میں جہاں آبادی کی تو بے حد کثرت ہے۔ لیکن تعلیم کی کمی، فرقہ وارانہ تعصب کی کثرت اور ذرائع معلومات کی قلت ہے۔ اس کی وجہ سے مردم شماری کے صحیح اندازہ کے رستہ میں کئی قسم کی روکاوٹیں موجود ہیں۔

آبادی میں اضافہ

تاہم جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ وہ بہت سی قیمتی۔ اور مفید معلومات پر مشتمل ہے اور اس میں جو دلچسپ اعداد و شمار درج ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی میں گزشتہ دس برس کے عرصہ میں تین کروڑ اڑتیس لاکھ پچانوے ہزار دو سو اٹھانوے نفوس کا اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ اضافہ فرانس یا اطالیہ کی کل آبادی کے قریب قریب ہے۔ مردم شماری کا کل رقبہ ۱۸۔ لاکھ مربع میل۔ اور کل آبادی ۳۵۔ کروڑ ۳۰ لاکھ ہے۔ یعنی فی میل اوسطاً ۱۹۵۔ انسان آباد ہیں۔ کم سے کم مجموعی آبادی فی میل ۵ ر ۶ کس ہے۔ البتہ بلوچستان کے علاقہ میں ایک مربع میل میں صرف ایک انسان آباد ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ آبادی ۲۔ ہزار فی میل ہے۔ یہ جنوب مغربی ساحل کا حال ہے۔ کل آبادی میں سے برطانوی ہند کی آبادی ۲۵۔ کروڑ ۷۱۔ لاکھ ۵۹۔ ہزار ۷ سو ۸۷۔ اور رقبہ ۸۔ لاکھ ۶۲۔ ہزار ۶ سو ۷۹ مربع میل ہے۔ بلحاظ ۱۹۲۱ء کے بعد آبادی میں ۶ ر ۱۰۔ فیصدی اور پچاس سال پہلے کی آبادی کی نسبت ۳۹۔ فیصدی اضافہ ہوا ہے یہ اضافہ بعض مغربی ممالک کے اضافہ کے مقابلہ میں جو دلچسپ صورت پیش کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انگلستان میں گزشتہ مردم شماری کے مقابلہ میں ۵ ر ۴۔ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ امریکہ کی آبادی میں سولہ فیصدی، اور نیدرلینڈ انڈیز میں ۲۶۔ فیصدی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں یورپ کے ہر حصہ کی نسبت پیدائش کی تعداد زیادہ ہے۔ البتہ دیگر اقوام ہند کے مقابلہ میں ہندوؤں میں شرح پیدائش بہت کم ہے۔

ہندوستان میں دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ

دنیا میں سب سے زیادہ آبادی چین میں پائی جاتی تھی لیکن رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی چین کی آبادی کے تازہ ترین اندازہ سے بھی زیادہ ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں یہ کہ ہندوستان کی آبادی دنیا بھر کے تمام ممالک سے زیادہ ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت دنیا کی کل آبادی ایک ارب ۸۵ کروڑ ہے۔ اگر اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ ساری دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ صرف ہندوستان میں بستا ہے۔

مختلف صوبوں کی خصوصیات

اس سلسلہ میں امید ہے حسب ذیل شمار و اعداد بھی دلچسپی سے ملاحظہ کئے جائیں گے۔

رقبہ کے لحاظ سے برما سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس کا رقبہ ۲۳۳۴۹۲ مربع میل ہے۔ آبادی کے لحاظ سے بنگال سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس کی آبادی ۵۰۱۱۴۰۰۲۔ نفوس ہے۔ صوبجات متوسط میں شرح اموات سب سے زیادہ یعنی ۵ ر ۳۳۔ فیصدی ہے۔ ہندوستان میں آسام ایسا صوبہ ہے جس میں شرح اموات سب سے کم یعنی ۸ ر ۲۳۔ فیصدی ہے۔ مدراس میں عورتوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے یعنی ہر ہزار مردوں کے مقابلہ میں ایک ہزار پچیس عورتیں ہیں۔ پنجاب میں عورتوں کی تعداد سب سے کم ہے۔ یعنی ہر ہزار مردوں کے مقابلہ میں آٹھ سو اکتیس عورتیں ہیں۔ برما میں بوڑھوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ اور بچوں کی شرح اموات سب سے کم ہے۔ اقوام کے لحاظ سے یہودیوں میں بچوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ہندوستان میں عیسائیوں کے خاندانوں میں سب سے زیادہ افراد ہوتے ہیں۔ بنگال میں بیواؤں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ یعنی ہر ہزار عورتوں میں سے دو سو چھبیس بیوہ ہیں برما میں دماغی نقص والے اشخاص کی تعداد سب سے زیادہ ہے یعنی ہر ایک لاکھ میں سے اٹھاسی پاگل ہیں۔ اجمیر مارواڑ میں نابینا اشخاص کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ یہاں ہر ایک لاکھ اشخاص میں سے تین سو چھیاسی نابینا ہیں۔ برما میں تعلیم یافتہ اشخاص کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

آبادی کی فرقہ وارانہ تقسیم

ہندوستان کی آبادی کی فرقہ وارانہ تقسیم یہ ہے:۔

ہندو تئیس کروڑ اکانوے لاکھ پچانوے ہزار ایک سو چالیس مسلمان ۷۔ کروڑ ۷۶۔ لاکھ ۷۷۔ ہزار۔ پانچ سو۔ سکھ ۴۳۔ لاکھ ۳۵۔ ہزار۔ سات سو اکہتر۔ جینی ساڑھے بارہ لاکھ بدھ ایک کروڑ ۲۷۔ لاکھ ۸۶۔ ہزار۔ عیسائی ۶۲۔ لاکھ ۹۶ ہزار سات سو۔ ہندوؤں میں شادی شدہ مردوں کی تعداد پانچ کروڑ ۸۳۔ لاکھ ۵۳۔ ہزار ۸۲ ہے اور مسلمان شادی شدہ مردوں کی تعداد ایک کروڑ ۸۳۔ لاکھ ۴۱۔ ہزار چار سو دس ہے۔

تعلیمی حالت

ہندوستان کے کل پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد دو کروڑ ۸۱ لاکھ ۳۸۔ ہزار۔ ۸ سو ۵۶ ہے۔ اور انگریزی جاننے والوں کی تعداد ساڑھے چھتیس لاکھ ہے۔ گویا ہندوستان کے ۹۲۔ فیصدی لوگ ان پڑھ ہیں۔ تعلیم یافتہ ہندوؤں کی تعداد ایک کروڑ اکہتر لاکھ چار ہزار ہے۔ اور مسلمانوں میں سے صرف اکتالیس لاکھ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔

پنجاب کے متعلق شمار و اعداد

برطانوی پنجاب کے متعلق حسب ذیل اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔

پنجاب کی کل آبادی ۲۳۵۸۰۸۵۲ ہے۔ جس میں سے ۱۳۳۳۲۴۶۰۔ مسلم۔ ۶۳۲۸۵۸۸۔ ہندو معہ اچھوت اقوام

اور ۳۰۶۴۱۴۴ سکھ ہیں۔ پنجاب میں مسلمان مردوں کی تعداد ۷۲۴۰۶۱۲ ہے۔ اور عورتوں کی تعداد ۶۰۹۰۸۴۸۔ پنجاب میں ہندو مرد ۳۴۶۵۵۳۴۔ اور عورتیں ۲۸۶۳۰۵۴۔ ہیں؛

مختلف رکاوٹوں کے باوجود اضافہ

ہندوستان میں آبادی کی اتنی کثرت اور اس میں بہت بڑا اضافہ جن حالات میں ہو رہا ہے۔ انہیں پیش نظر رکھنے سے اور بھی زیادہ حیرت ہوتی ہے۔ رپورٹ بتاتی ہے۔ کہ ہندوستان میں مردوں کی نسبت عورتوں کی بہت کمی ہے۔ پھر اندازہ ہے۔ کہ ہر سال زچگی کی حالت میں ۲۰۰۰۰۰۔ عورتیں مر جاتی ہیں۔ اور ۲۔ کروڑ کے قریب ایسی بیوائیں ہیں۔ جن میں سے اکثر شادی کے قابل ہیں۔ لیکن ان کی شادی نہیں کی جاتی۔ ہندوستان کی اوسط عمر ۲۳.۲ ہے۔ پھر بھی ہندوستان کی آبادی حیرت انگیز سرعت سے بڑھ رہی ہے؛

پیدائش کو روکنے کی سفارش

جہاں مغربی ممالک میں آبادی کو بڑھانے کی کئی رنگوں میں کوششیں کی جا رہی ہیں۔ وہاں ہندوستان کے متعلق یہ تحریک کی گئی ہے۔ کہ اولاد کے پیدا ہونے میں مصنوعی روکاوٹیں حائل کی جائیں۔ اور برتھ کنٹرول کے طریق رائج کئے جائیں؛

غیر ذمہ واری کا ثبوت

ہمارے نزدیک اس قسم کی سفارش کرنے والوں نے نہایت غیر ذمہ واری کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اگر ہندوستان سے جہالت کو دور کیا جائے۔ جس میں اہل ہند بہت بُری طرح گرفتار ہیں۔ اور انہیں ایک طرف تو تندرست اور توانا اولاد پیدا کرنے کے قابل بنایا جائے۔ اور دوسری طرف ان میں سامان معیشت میں اضافہ کرنے کی اہلیت پیدا کی جائے۔ تو آبادی میں اضافہ کسی قسم کی تشویش کا باعث نہیں ہو سکتا؛

قدرت کا منشاء

وہ ہندوستانی ماہر اقتصادیات جنہوں نے آبادی کے ... ال پیش کی ہے۔ اور جن کا حوالہ مردم شماری کی رپورٹ میں دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے آبادی میں اضافہ ہونے سے خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ کہ آبادی کی کثرت اقتصادی مشکلات کا باعث ہو رہی ہے۔ حالانکہ قدرت ہندوستان کی آبادی میں اضافہ کر کے اس طرف متوجہ کر رہی ہے۔ کہ سامان معیشت کے ان خزانوں کو کھولا جائے۔ جو ابھی تک بند پڑے ہیں۔ حکومت کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ قدرت ان خزانوں کو کھولنے کے لئے بکثرت کارکن مہیا کر رہی ہے۔ نہ کہ آبادی کی کثرت سے ڈر کر اس میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے؛

حکومت کا فرض

جہاں یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ وہاں اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہندوستان کی سرزمین سامان معیشت پیدا کرنے کے لحاظ سے دوسرے متمدن ممالک کے مقابلہ میں نہایت کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہے حالانکہ قدرت نے نہایت فیاضی سے اسے بے حد زرخیز بنایا ہے اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اہل ہند عام طور پر جہالت کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ سامان زندگی میں کس طرح اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کی ساری ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ بھلا جس ملک کی ۹۲۔ فیصدی آبادی جاہل ہو۔ وہ ترقی کے میدان میں کیا جدوجہد کر سکتا ہے۔ پس حکومت کو ہندوستان کی آبادی کی کثرت سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہر قسم کی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ وسعت حاصل ہو۔ اور لوگ جہالت سے نکل کر اپنے ملک کی ہر قسم کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے قابل ہو سکیں؛

مسلمانوں سے

اس سلسلہ میں ایک نہایت ضروری بات ہم مسلمانوں سے بھی کہنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ اگرچہ ہندوؤں کو ہندوستان میں بہت بڑی اکثریت حاصل ہے۔ اتنی کہ تازہ رپورٹ کے رو سے ہر دس ہزار اشخاص میں چھ ہزار آٹھ سو چوبیس اشخاص ہندو ہیں۔ لیکن قدرت ان کی اس اکثریت میں کمی کرنے کے لئے بسرعت کام کر رہی ہے۔ جہاں دیگر جماعتوں کے مقابلہ میں ہندوؤں میں شرح پیدائش بہت کم ہے وہاں ان میں شرح اموات بہت زیادہ ہے۔ اور بالفاظ "ملاپ" (۱۲ ستمبر) ۱۸۹۱ء سے ۱۹۳۳ء تک پنجاب میں ایک ہندو کے مقابلہ میں ۹ مسلمان بڑھے ہیں۔ اس رفتار سے ترقی کرنے والی قوم کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ زندگی کے ہر ایک شعبہ میں بھی ترقی کرنے کی کوشش کرے۔ ورنہ آبادی میں اضافہ نہ صرف بے حقیقت ہوگا۔ بلکہ کئی قسم کی مشکلات پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں تعلیم کی جو تمام ترقیوں کا ذریعہ ہے۔ بہت کمی ہے۔ بے شک اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور تازہ رپورٹ مردم شماری مظہر ہے۔ کہ تعلیمی ترقی کے لحاظ سے مسلمانوں کا دوسرا نمبر ہے۔ تاہم آبادی کی مجموعی نسبت سے مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ اس پسماندگی کو دور کرنے کے لئے غیر معمولی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ تاکہ آبادی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں ترقی کر سکیں؛

مذہبی دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذہبی دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر یہ پیدا کیا ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے مذہبی اہنماؤں سے عقیدت کے اظہار کا سب سے اعلیٰ و بہترین طریق یہ سمجھتے تھے۔ کہ ان کے خدوخال۔ ان کی زلفوں اور آنکھوں۔ ان کے قد و قامت کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہیں۔ وہ بھی اس طرز کو ترک کرتے جا رہے ہیں۔ حتےٰ کہ وہ ہندو جن کے نزدیک ان کے سب سے بڑے مذہبی راہنما۔ اور اوتار کی خوبی یہ تھی۔ کہ اسے غیر محرم برہنہ عورتوں کے جمگھٹے میں بنسری بجاتے ہوئے دکھائیں۔ وہ بھی اصلاح کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" نے اپنے کرشن نمبر میں ہندوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"کرشن بھگوان کی جو بھی تصویر دیکھیں گے۔ اس میں سجاوٹ اور بناؤ سنگار کی ہی پردھانتا ہوگی۔ اس میں بچپن ہوگا۔ اس میں بیماری سے پیاری شکل بنانے کی کوشش ہوگی۔ اور کام دیو (شہوت) کو مات کر دینے والی آنکھیں اس میں کھشاتر دھرم کا کوئی نشان نہیں آنے دیا جائے گا۔ مردانگی۔ بہادری اور جوانمردی کو کوسوں دور رکھا جائے گا۔ اور تو اور آج تک کسی شخص نے کرشن بھگوان کو بال کال (نوجوانی) سے اوپر لے جانے کی کوشش نہیں کی۔ کیا آپ نے ساری عمر میں کبھی مونچھوں والا کرشن دیکھا ہے۔ اگر آج کوئی شخص مونچھوں والا کرشن بنائے۔ تو کوئی بھی ہندو اسے کرشن کی تصویر ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ مور مکٹ۔ مسکراہٹ اور بنسری کے ساتھ خوبصورتی۔ اور محبت کے دیوتا کی تصویر ہی کرشن بھگوان کی تصویر سمجھی جاتی ہے۔ اس سے ہندو جاتی کے رجحان کا پتہ لگ سکتا ہے"؛

یہ باتیں اب ہندوؤں کو کیوں غیر مفید اور بے فائدہ معلوم ہو رہی ہیں۔ اس لئے کہ معقولیت کی دنیا میں نہ صرف ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ بلکہ انہیں بُری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ کہ جس کی تعریف و توصیف کا یہ ڈھنگ اختیار کیا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی روحانیت نہیں پائی جاتی تھی۔ اور وہ کوئی روحانی کمال نہیں رکھتا تھا۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ اسے پیش نہیں کیا جاتا۔ اور محض ایسی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ جو سفلی جذبات کو اُبھار سکتی ہیں؛

اس بات کو سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محسوس کیا۔ اور آپ نے خدا تعالےٰ کی حمد اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا میں وہ رنگ اختیار کیا۔ جو روحانیت کو بیدار کرنے والا ہے۔ جس سے خدا تعالےٰ کی صفات۔ اور اس کی قدرتوں کا جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۴

۴۴۔ کو جامع جمیع صفات بتاتا ہے۔ اسی کا یہ اثر ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ بھی اپنے مذہبی بزرگوں کی اس رنگ میں توصیف سے کنارہ کش ہو رہے ہیں۔ جس میں سوائے ظاہری حسن و خوبصورتی کے ذکر کے روحانیت کا نام و نشان نہ ہوتا تھا۔ غور کرنے والوں کے لئے یہ بہت بڑا تغیر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذہبی دنیا میں پیدا کیا؛

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

انسانی زندگی کا مقصد اور اسے حاصل کرنے کا طریق

۱۲ ستمبر بعد نماز ظہر

ایک غیر احمدی صاحب نے سوال کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو کیوں اور کس طرح پیدا کیا۔ اس کی سمجھ نہیں آتی

حضور نے فرمایا۔

اس قسم کے سوالات اور ان کا منبع درحقیقت اس امتیاز کو نہ سمجھنا ہے۔ کہ ہر چیز کے سمجھنے کے لئے الگ الگ رستے ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واتوا البیوت من ابوابھا۔ کہ ہر گھر میں اس کے دروازہ سے آؤ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر چیز کے سمجھنے کے

الگ الگ طریق

ہیں۔ اگر آپ زرد و سرخ رنگ کو سمجھنا چاہیں۔ تو آنکھوں کے ذریعہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ناک یا کان کے ذریعہ نہیں لیکن اگر ذائقہ معلوم کرنا چاہیں۔ تو زبان کے ذریعہ معلوم کر سکتے ہیں۔ آنکھوں کے ذریعہ نہیں۔ اسی طرح اگر آپ اونچی یا نیچی آواز معلوم کرنا چاہیں۔ تو زبان سے نہیں کر سکتے۔ اس کے معلوم کرنے کا ذریعہ کان ہیں۔ پھر بعض ایسی چیزیں ہیں۔ جو حواس سے تعلق نہیں رکھتیں یعنے ان سے معلوم نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً بعض باتیں ایسی ہیں۔ کہ ان سے متعلق دلائل پر غور کر کے ان کے نتائج دماغ کے ذریعہ معلوم کئے جاتے ہیں۔ پھر بعض چیزیں ایسی ہیں۔ کہ جن کی حواس باطنہ پر بنیاد ہوتی ہے۔ جیسے صفات الہٰی ہیں۔ ان کی بنیاد بھی ظاہری آنکھوں پر نہیں رکھی جا سکتی۔ پھر بعض چیزیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے سمجھنے کے لئے کوئی ظاہری ذریعہ نہیں۔ بلکہ ان کے اثرات دیکھے جاتے ہیں۔ جیسے بجلی ہے۔ جو مقید نہ کی گئی ہو اس کا وجود سارے جہان میں پھیلا ہوا ہے۔ مگر وہ آنکھ یا کان سے معلوم نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ اپنے اثرات سے معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح اور کئی قسم کی طاقتیں ہیں۔ جن کا پتہ ان کے اثرات سے لگتا ہے۔ مگر ان کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی غرض جتنی کوئی چیز باریک ہوتی ہے۔ اس کے

معلوم کرنے کے ذرائع

بھی باریک ہوتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ بحث کہ اللہ اور مخلوق میں کیا نسبت ہے۔ خدا تعالیٰ نے کس طرح مخلوق کو پیدا کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اگر انسان یہ باتیں معلوم کر لے۔ تو پھر خود مخلوق پیدا کر سکتا ہے۔ جس شخص کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ گھڑی کس طرح بنائی جاتی ہے۔ وہ خود گھڑی بنا سکتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک چیز کے متعلق کامل علم ہو۔ اور پھر وُہ بنائی نہ جا سکے۔ جس چیز کی ماہیت حقیقی طور پر معلوم ہو جائے۔ اسے ہم بنا بھی سکتے ہیں۔ پس اگر یہ معلوم ہو جائے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو کس طرح بنایا۔ اور کس چیز سے بنایا۔ تو ہم قادر ہوں گے۔ کہ مخلوق پیدا کر سکیں لیکن اس سے نہ ہمارا کوئی تعلق ہے۔ اور نہ ہماری یہ غرض ہے۔ ایک چیز دنیا میں موجود ہے۔ یعنی ہم موجود ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ

ہم پر کچھ ذمہ واریاں

ہیں۔ اس کے لئے یہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو کس طرح بنایا۔ اور کس چیز سے بنایا۔ ہر شخص اپنے نفس پر غور کر کے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اس پر ذمہ واری ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ بل الانسان علیٰ نفسہٖ بصیرۃ ولو القیٰ معاذیرہٗ (۷۵-۱۵) جب انسان پر کوئی اعتراض کرو۔ تو وہ جھٹ جواب دینے لگ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری سمجھتا ہے۔ جن باتوں کو شریعت نے حقیقی طور پر

حرام اور ناجائز

قرار دیا ہے۔ ان کو جب انسانوں کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو فوراً جواب دینے لگ جاتے ہیں۔ مثلاً شرک ہے۔ یوں تو عیسائی اور ہندو شرک کرتے ہیں لیکن جب ان پر اعتراض کیا جائے۔ کہ تم شرک کے مرتکب ہوتے ہو۔ تو جھٹ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہم شرک نہیں کرتے۔ ہم تو بتوں میں اور یسوع مسیح میں

اللہ کی جلوہ گری

سمجھتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے یہ موٹی بات بیان کر دی۔ کہ جب انسان پر اعتراض ہو۔ تو جھٹ جواب دینے لگ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے۔ اور جتنے عذر پیش کرتا جاتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ذمہ داری کا احساس اس میں ہوتا ہے۔ جب ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ تو یہ بھی ظاہر بات ہے۔ کہ ذمہ واری اپنے آپ ہی نہیں پڑا کرتی۔ بلکہ

ذمہ واری ڈالنے والا

کوئی اور ہوتا ہے۔ اسے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اور وجود ہے۔ جس نے انسانوں پر ذمہ واری ڈالی ہے۔ اس بات کے لئے بھی یہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ انسان کو خدا نے کس طرح پیدا کیا اب رہی یہ بات کہ انسان کہے۔ کہ میں کسی نیک کام میں اور روحانی ترقی میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔ یا نہیں یعنی آئندہ مقصود حاصل کر سکتا ہوں یا نہیں۔ اس کے لئے بھی اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ کہ کس طرح اور کس چیز سے انسان کو پیدا کیا گیا۔ آئندہ مقصود کے متعلق بھی صاف بات ہے۔ عام طور پر لوگ

ارتقا کی مجبوری

سے ڈرتے ہیں۔ مگر حقیقت میں اس سے عظیم الشان بات ثابت ہوتی ہے۔ اگر ابتدائی ذرہ سے ترقی کرتے ہوئے یہ ترقی انسان پر آکر ختم ہو گئی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ کوئی ایسی ہستی ہے۔ جس کا مقصد اس ترقی سے انسان بنانا تھا۔ وہ ترقی دیتا گیا۔ اور دوسرے منازل پر اس نے اس ترقی کو ختم نہ کیا۔ حتّٰے کہ اس نے انسان بنایا اور اس پر خوش ہو گیا۔ کہ دماغ سے کام لینے والی مخلوق بن گئی۔ اور جب انسان پیدا ہو گیا۔ تو اس کا یہ ترقی دینے کا کام ختم ہو گیا پس

ارتقا کا مسئلہ

خود بتاتا ہے۔ کہ انسان کا پیدا کرنا خدا تعالیٰ کو مقصود تھا۔ اب ہم انسانوں کو دیکھتے ہیں۔ ان میں سے جو ہوشیار نکلتا ہے۔ وہ

دنیا میں تغیر

پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کوئی سیاست میں کوئی معاشرت میں کوئی صنعت میں کوئی حرفت میں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس انسان نے جسے دنیا کے ارتقا نے اپنا مقصود قرار دیا تھا۔ اپنا مقصود اور قائم کر لیا ہے۔ اور اس کے حاصل کرنے میں وہ لگا ہوا ہے۔ مگر ایسے

تسلی اور اطمینان

حاصل نہیں ہوتا۔ ایک بات کو جب وہ حل کر لیتا ہے۔ تو اس کے پیچھے سے اور نکل آتی ہے۔ پھر اس کے حل کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ غرض کوئی مقام علمی ترقی میں ایسا نہیں ہے۔ کہ جس نے سوالات کو کم کر دیا ہو۔ بلکہ ہر مقام سوالات کو اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جدوجہد میں انسانوں کو مقصود ملا نہیں۔ گویا جتنی ترقی دنیا کرتی جا رہی ہے۔ اس سے بجائے خوشی کے شکوے اور زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اس سے

پتہ لگتا ہے کہ

زندگی کا اصل مقصود

اس رستہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر اس رستہ سے حاصل ہو سکتا۔ تو انسان اپنی جدوجہد کی وجہ سے اس کے قریب ہوتے جاتے۔ مگر وہ روز بروز دور ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ انسان کا مقصود

نیچر کی تحقیقات

میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے کوئی اور صورت ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں ایسے وجود نظر آتے ہیں۔ جو شروع سے کہتے آئے ہیں۔ کہ جس چیز کی جستجو انسان لو رہے ہیں۔ پانی میں۔ ہوا میں آگ میں کر رہے ہیں۔ وہ ہم نے پالی ہے۔ یہ وہ بات ہے۔ جو ان مدعیوں کے ساتھ ساتھ بلکہ ان سے پہلے جو

مادی تحقیقات

میں مصروف ہیں۔ ہمیں نظر آتی ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ ہم نے انسانی زندگی کا مقصود حاصل کر لیا ہے۔ گویا ایک گروہ تو وہ ہے جو یہ کہتا ہے۔ کہ ہم جستجو میں لگے ہوئے ہیں۔ اور دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ ہم نے اس بات کو حل کر لیا ہے۔ جو جستجو میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کو

دنیا کے کیڑے

اور دنیا دار کہا جاتا ہے۔ اور جو کہتے ہیں۔ کہ ہم نے مقصود پا لیا انہیں پاگل قرار دیا جاتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ان میں سے کون

صداقت کے قریب

ہے۔ اور کون اصل راستہ پر جو کامیابی کا راستہ ہے۔ چل رہا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے مادیات کی تحقیقات میں اپنے آپ کو لگا رکھا ہے۔ اور دوسرے گروہ کی باتوں کا انکار کیا ہے۔ ان کے متعلق ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ

خدا کو پانے کا طریق

نہیں ہے۔ کیونکہ انسان ان حواس اور ان ظاہری ذرائع سے خدا تعالیٰ کو معلوم نہیں کر سکتا۔ اس کا پتہ آثار سے لگ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا وجود جو مخفی ہے۔ اگر ایسے ذرائع معلوم ہو جائیں۔ کہ ان سے پتہ لگ سکے۔ کہ خدا ہے۔ تو پھر انسان کو ایسے سوالوں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ خدا نے اسے کس طرح پیدا کیا۔ چاہے کسی طرح پیدا کیا۔ اگر

مقصد حاصل کرنیکے ذرائع

معلوم ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے لئے کافی ہے۔ اس کے لئے وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کو پا لینے کا دعوےٰ کیا۔ مشاہدہ کو پیش کرتے رہے ہیں۔ اور مشاہدہ ایسی چیز ہے۔ کہ اس میں شک و شبہ نہیں رہ سکتا۔ اور اس کے مقابلہ میں علمی تحقیقات کچھ حقیقت نہیں رکھتی

آرام نفس

کو دنیا میں سب چیزوں پر مقدم کیا جاتا ہے۔ مگر صحت کے متعلق علم کے لحاظ سے کوئی ڈاکٹر اور طبیب ایسا نہیں۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ یا کسی مرض کا

یقینی علاج

موجود ہے۔ ملیریا کے لئے کونین نہایت مفید دوا بتاتے ہیں۔ مگر کئی لوگ ہوتے ہیں۔ جنہیں ملیریا میں کونین کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ غرض اس علم میں بھی اس وقت تک کوئی بات یقینی طور پر حل نہیں ہوئی۔ مگر روحانی دعوے کی تمام کڑیاں مشاہدہ میں آتی ہیں اور جو استثنا ہے۔ وہ خود مفید ہے یعنی پہلے سے بتایا ہوا ہے۔ کہ یہاں یہاں استثنا ہوگا

پس وہ گروہ جس کا دعویٰ ہے۔ کہ اس نے خدا کو دیکھ لیا۔ وہ

انبیاء کا گروہ

ہے۔ ان کے مقابلہ میں ہر زمانہ میں فلاسفروں نے انتہائی زور لگایا مگر کبھی کامیاب نہیں ہوئے۔ یہ نہیں۔ کہ

فلاسفروں کا گروہ

اسی زمانہ میں ہوا۔ پہلے نہیں تھا۔ بلکہ ہر زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ اور وہ اپنے زمانہ میں اسی طرح اپنے سے پہلے لوگوں کو جاہل اور علمی تحقیقاتوں میں ادنےٰ درجہ کے قرار دیتے رہے ہیں جس طرح موجودہ زمانہ کے فلاسفر ان کو قرار دیتے ہیں

ہر زمانہ میں

یہ دو باتیں دیکھی گئی ہیں۔ اس زمانہ کے لوگ ایک تو یہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ نیک تھے۔ اب بدی پھیل گئی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ پہلے لوگ جاہل تھے۔ اب علم بہت بڑھ گیا ہے۔ یہ باتیں ہر زمانہ کے لوگ پہلوں کے متعلق کہتے چلے آئے ہیں۔ اور ہر زمانہ میں یہ دونوں مجبوریاں نظر آتی ہیں۔ مذہبی آدمی پہلوں کو نیک قرار دیتے اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں برائی بتاتے ہیں۔ اور دنیادار لوگ پہلوں کو جاہل قرار دیتے۔ اور اپنے آپ کو عالم بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ نسبتی باتیں ہیں۔ اور یہ دور چلتا ہے۔ پہلے زمانہ میں بھی فلاسفر موجود تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ تھے۔ چنانچہ تفسیروں والے ان کے بعض سوالات کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ وہ سمجھ میں نہیں آتے پس ایسے لوگ اس وقت بھی تھے۔ اور انہوں نے مقابلہ کیا۔ مگر وہ ناکام ہو گئے۔ اور اسلام ان پر حاوی ہو گیا یعنی وہ خود مسلمان ہو گئے

بوعلی سینا

کے متعلق ان کے ایک شاگرد نے کہا اصل میں نبی بننے کے قابل تو آپ تھے۔ جو فلسفہ آپ بیان کرتے ہیں۔ کسی اور نے کیا بیان کرنا ہے۔ اس وقت تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا لیکن سردی کے موسم میں ایک صبح کو جبکہ سخت سردی تھی۔ اسی شاگرد سے کہا۔ کہ یہ تالاب ہے۔ اس میں چھلانگ مارو۔ شاگرد نے کہا آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ چھلانگ لگانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا تم نے میرے متعلق کہا تھا۔ کہ نبی ہونے کا مستحق میں تھا۔ مگر خدا نے جسے نبی بنایا۔ اس نے تو اس سے بڑے بڑے مشکل کاموں کا حکم دیا۔ اور کسی نے عذر نہ کیا لیکن تم نے میری اتنی سی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ تو علمی لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں۔ جنہوں نے یہ کہا۔ کہ ہم نے خدا کو دیکھ لیا۔ ان میں ایسی قوت و طاقت آگئی۔ کہ ساری دنیا ان کا مقابلہ نہ کر سکی۔ گو بشری کمزوریاں ان میں بھی نظر آتی ہیں لیکن وہ بھی ان کی

صداقت کا ثبوت

ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ بتاتی ہیں۔ کہ دنیا کا مقابلہ کرنے اور کامیاب ہونے کی طاقت ان کی اپنی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک اور ہستی کی طرف سے آتی ہے۔

اگر اس قسم کی کوئی ایک آدھ مثال ہوتی۔ تو اتفاق کہہ لیتے۔ مگر وہ تو ایک سلسلہ چلتا ہے۔ اور ایسے انسان لاکھوں تک پہنچ گئے۔ اور ہر جگہ وہی کامیاب ہوئے۔ اور ان کے دشمن ناکام رہے۔ ہر جگہ انہوں نے ایسا

اخلاقی کمال

دکھایا۔ کہ دشمن بھی معترف ہو گئے۔ ایسی جماعت جھٹلائی نہیں جا سکتی۔ جس کے متعلق دشمن بھی تسلیم کرتے رہے۔ کہ اخلاقی لحاظ سے بہت اعلیٰ درجہ پر ہے۔ اب عیسائی کہتے ہیں۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کامیابی کی وجہ یہ نہ تھی۔ کہ وہ سچے تھے۔ بلکہ یہ تھی۔ کہ عیسائی خراب ہو گئے تھے۔

مسلمانوں کے اخلاق

چونکہ اچھے تھے۔ اس لئے کامیاب ہو گئے۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ یہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے جھوٹے کے اخلاق اعلیٰ ہونے کے کیا معنے۔ اس کے اخلاق تو زیادہ خراب ہونے چاہئیں ؛

غرض اتنی لمبی کڑی کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ فریب تھا جھوٹ تھا۔ بناوٹ تھی۔ نہ ماننے والوں کے لئے ایک ہی رستہ تھا۔ اور وہ یہ کہ ایسے انسانوں کو

مجنون

قرار دیا جاتا۔ اور منکروں کی طرف سے یہ کہا بھی گیا۔ قرآن کریم نے اس کے متعلق یہ دلیل دی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔ اس کے لئے تو اتنے انعامات مقرر کئے گئے ہیں

جن کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ لیکن مجنون کے تو کسی فعل کا کوئی درست نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس سے معلوم ہوا۔ ایک ایسی ہستی ہے جسے سب قدرتیں حاصل ہیں۔ اور جس کی طرف سے

مامور کئے جانے کا دعوے

انبیاء کرتے ہیں۔ نبی کہتا ہے۔ وہ ہستی سمیع ہے۔ جب اس سے دعا کرتا ہے۔ تو وہ دعا سنتا ہے۔ وہ بصیر ہے۔ جب دشمن پوشیدہ طور پر تیاری کر کے حملہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے حملے سے۔ بچاتا ہے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ غیب کی باتوں سے قبل از وقوع خبر دیتا ہے۔ وہ خالق ہے۔ فلاں کے لئے اولاد کی دعا کی۔ خدا نے اسے اولاد دے دی۔ غرض نبی خدا تعالےٰ کے صفات کا ثبوت پیش کر کے اس کی ہستی پر کامل یقین دلاتا ہے۔

اس کے بعد اس وسوسہ میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے کہ خدا نے بندوں کو کس طرح پیدا کیا۔ جب ہمیں اس کی ہستی کا ثبوت مل گیا۔ اور اپنی زندگی کا مقصد معلوم ہوگیا۔ تو پھر خدا تعالےٰ نے جن باتوں کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ یہ کرو۔ ہمیں وہ کرنی چاہئیں

روح کی ماہیت اسلامی نقطۂ نگاہ سے

(س) روحانی طاقت سے کیا مراد ہے۔ اور روح کی ماہیت کیا ہے؟

(ج) روح کی ماہیت کے متعلق جو کچھ قرآن سے معلوم ہوتا ہے۔ اور جسے بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے پیش کیا ہے۔ اس میں اور وہ جو کہ دوسرے لوگ پیش کرتے ہیں۔ اختلاف ہے دوسرے مسلمانوں کا

روح کے متعلق

یہ خیال ہے۔ کہ بچہ کے ظرف میں جب اتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ روح کو سنبھال سکے۔ تو آسمان سے اس میں روح ڈال دی جاتی ہے۔ جو خدا نے پہلے سے پیدا کی ہوتی ہے ہندو بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ تمام روحیں پہلے سے موجود ہیں۔ عیسائیوں کا بھی یہی خیال ہے۔ اسی لئے وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ میں خاص روح ڈالی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید سے استدلال کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ روح بچہ کے جسم میں باہر سے نہیں آتی۔ بلکہ یہ نام اس کیفیت کا ہے جو جسم ترقی پا کر پیدا کرتا ہے۔ رحم مادر میں نطفہ ترقی کرتے کرتے اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس کا ایک خاص حصہ

علیحدہ حیثیت

اختیار کر لیتا ہے۔ گو مادہ کے اندر ہی روح کا جوہر موجود ہوتا ہے جب بچہ رحم مادر میں ایک خاص حالت سے گزرتا۔ اور اسے خاص ترکیب دی جاتی ہے۔ تو وہ جوہر نمایاں ہو جاتا ہے۔ اور روح

قرار پا کر

جسم پر قابض

ہو جاتا ہے۔ اس بات کا ایک ثبوت کہ روح جسم سے پیدا شدہ چیز ہے۔ یہ بھی ہے۔ کہ موت کے بعد جب روح الگ ہو جاتی ہے۔ تو بھی اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اس قسم کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ کہ وفات یافتہ لوگوں نے اس دنیا کے لوگوں کو کئی باتیں بتائیں۔ جو ان کے علم میں نہ تھیں۔ میں

اپنا تجربہ

پیش کرتا ہوں۔ میں نے بیسیوں دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ اور آپ نے بتایا کہ یہ بات یوں ہے۔ اور وہ اسی طرح ثابت ہوئی۔ دوسروں کے متعلق بھی اس قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ ہماری جماعت کے ایک شخص

میاں چراغ دین صاحب مرحوم

لاہور کے تھے۔ ان کا خاندان بڑا دولت مند خاندان تھا۔ لیکن کچھ ایسے مشکلات پیش آ گئے۔ کہ مقروض ہو گیا۔ اور جب ان کے والد صاحب فوت ہوئے۔ تو قرض میں ان کا مکان تک نیلام ہو گیا۔ اس وقت میاں چراغ دین صاحب بہت چھوٹی عمر کے تھے۔ ایک دن جب ان کے ہاں کھانے پینے کی نہایت تنگی تھی۔ اور کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ تو انہیں ان کے والد صاحب نے خواب میں بتلایا۔ کہ مکان میں فلاں جگہ اتنے روپے۔ [illegible] ہیں۔ صبح اٹھ کر انہوں نے اس جگہ دیکھا۔ تو اتنے ہی روپے وہاں سے مل گئے۔ یہ ایک مثال ہے۔ بیسیوں مثالیں میرے تجربہ میں بھی آئی ہوئی ہیں۔ یہ چیزیں اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ

مرنے کے بعد

بھی ایسی چیز موجود رہتی ہے۔ کہ اس کے دنیا کے رشتہ داروں سے تعلقات رہتے ہیں۔ گو وہ بہت

محدود تعلقات

ہوتے ہیں ؏

(س) کیا عقل خود بخود ایسی بات نہیں سوچ سکتی

(ج) نہیں عقل سے یہ کس طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ فلاں جگہ کسی نے جو فوت ہو چکا ہے۔ فلاں چیز رکھی ہوئی ہے

(س) کیا مسمریزم والے آئندہ کی باتیں نہیں معلوم کر سکتے

(ج) مسمریزم والے گزشتہ یا حال کے حالات معلوم کرنے کا دعوے رکھتے ہیں۔ آئندہ کے متعلق نہیں۔ آئندہ واقعات کی نسبت وہ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اس طرح رویا میں دیکھا اور رویا کے متعلق یہ نہیں کہتے۔ کہ اپنے علم کے زور سے دیکھا۔

ایک نہایت ضروری گزارش

میں تمام ایسے بزرگوں کی خدمت میں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا فخر حاصل ہے۔ نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ میری گزارش کا جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں ؏

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق جو الہامات یا خوابیں یا کشوف آپ نے دیکھے ہوں۔ وہ مجھے لکھ کر ارسال فرمائیں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اپنا کشف یا الہام یا خواب لکھنے سے پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق پہلے مؤکد بعذاب قسم کھائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۸۸۴ء میں اعلان فرمایا تھا۔ کہ تمام دوست اپنی خواب لکھیں۔ اور فرمایا تھا کہ:۔ "آئندہ ہر ایک صاحب جو کوئی خواب یا الہام اس عاجز کی نسبت دیکھ کر بذریعہ خط اس سے مطلع کرنا چاہیں۔ تو ان پر واجب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر اپنے خط کے ذریعہ اس بات کو ظاہر کریں۔ کہ ہم نے واقعی اور یقینی طور پر یہ خواب دیکھی ہے۔ اور اگر ہم نے کچھ اس میں ملایا ہے۔ تو ہم پر اسی دنیا اور آخرت میں عذاب الہٰی نازل ہو

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔

"قرین مصلحت ہے۔ کہ جب ایک معقول اندازہ ان خوابوں اور الہاموں کا ہو جائے۔ تو ان کو ایک رسالہ مستقلہ کی صورت میں طبع کر کے شائع کیا جائے۔ کیونکہ یہ بھی ایک شہادت آسمانی اور نعمت الہٰی ہے"

پس میں چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ روز بروز صحابہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعداد کم ہو رہی ہے

(۲) وہ تمام دوست جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے دار الامان آئے۔ یا آنا چاہتے تھے۔ مگر راستہ میں ان کو مخالف مولویوں یا ان کے چیلوں نے قادیان آنے سے روکا۔ وہ اپنی کیفیت مفصل طور پر درج فرمائیں۔ کہ کس طرح ان کو لوگوں نے دار الامان آنے سے روکا۔ اور اس کے لئے انہوں نے کیا کیا حیلے اور کوششیں کیں۔ اگر ایسے لوگوں کا آپ کو علم ہو۔ جو محض لوگوں کے روکنے سے رک گئے تھے۔ تو اس کا بھی ذکر کر دیں۔ (نوٹ) صحابیوں کے علاوہ دوسرے دوست بھی ان دونوں امور کا جواب دیں۔ تو بہتر ہے۔ جو دوست اخبار میں

[illegible] (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔

بھوچال کلاں (جہلم)

پریذیڈنٹ — مستری حسن دین صاحب
سکرٹری — عبدالکریم صاحب مولوی فاضل

ابادان (ایران)

جنرل سکرٹری — محمد رفیق صاحب
سکرٹری مال و امین — شیخ حبیب اللہ صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — محمد رفیق صاحب
سکرٹری تبلیغ — شیخ حبیب اللہ صاحب

بھوماں وڈالہ (امرتسر)

پریذیڈنٹ — چوہدری محمد الدین صاحب
جنرل سکرٹری — مولوی فضل الحق صاحب
سکرٹری امور عامہ و سکرٹری [illegible] — چوہدری محمد الدین صاحب
سکرٹری مال و محاسب — ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری تبلیغ و سکرٹری وصایا — محمد عبدالحق صاحب مجاہد

فیروزپور

بابو نواب الدین صاحب جنرل سکرٹری جماعت ہائے احمدیہ حلقہ فیروزپور کے مستعفی ہونے پر اس عہدہ پر حکیم عبدالعزیز صاحب منتخب کئے گئے ہیں۔ جن کے تقرر کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک دی جاتی ہے۔

سیدوالہ

جماعت احمدیہ سیدوالہ نے مستری نور محمد صاحب کو جنرل سکرٹری منتخب کیا ہے۔ اس انتخاب کی منظوری دی جاتی ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

کتاب "بیان المجاہد" کے متعلق اعلان

کتاب "بیان المجاہد" جو مولوی غلام احمد صاحب نے شائع کی ہے۔ کوئی صاحب اس وقت تک نہ خریدیں جب تک نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اسکی خریداری کا اعلان نہ ہو۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

انسپکٹران (محصلین) بیت المال کا دورہ
مقامی عہدہ داران جماعت کی خدمت میں ضروری اطلاع

انسپکٹران بیت المال اب تک جائنٹ ناظر صاحبان کے ماتحت تشخیص بجٹ کے کام میں مصروف رہے ہیں۔ اس وجہ سے ان کا دورہ ملتوی رہا۔ اب انہیں جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے جن کا کام ہوگا۔ کہ جن جماعتوں سے ابھی تک بجٹ تشخیص ہو کر نہیں آئے۔ بجٹ تشخیص کرا کے بھجوا دیں۔ اور جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کریں۔ اور چندہ کی وصولی میں جو نقائص انہیں معلوم ہوں۔ جن کی وجہ سے مطابق بجٹ چندہ وصول نہ ہوتا ہو۔ ان کی اصلاح کرائیں۔ عہدہ داران جماعت مقامی ان کے کام میں تعاون فرما کر مشکور فرمائیں۔

اسماء انسپکٹران بیت المال جو دورے پر بھیجے جاتے ہیں۔ معہ ان کے حلقہ کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) مولوی عبدالعزیز صاحب انسپکٹر برائے انجمن احمدیہ ضلع لائل پور۔ سرگودہا۔
(۲) حکیم محمد فیروز الدین صاحب انسپکٹر برائے انجمن احمدیہ امرتسر۔ سیالکوٹ۔
(۳) حکیم امیر احمد صاحب انسپکٹر برائے انجمن احمدیہ لاہور شیخوپورہ۔ جھنگ
(۴) سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر برائے انجمن احمدیہ ریاست ہائے۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ مالیرکوٹلہ۔ جیند۔ وغیرہ و ضلع لدھیانہ۔ انبالہ۔
(۵) مولوی عبدالوہاب صاحب انسپکٹر برائے انجمن احمدیہ ضلع جالندھر۔ ہوشیارپور۔
(۶) چوہدری بدرالدین صاحب انسپکٹر برائے انجمن احمدیہ۔ ضلع گجرات۔ گوجرانوالہ۔ کیمل پور۔ راولپنڈی جہلم
(۷) چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر برائے انجمن احمدیہ ضلع منٹگمری۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خاں۔ بہاول پور۔
(۸) میاں بدر خان صاحب انسپکٹر برائے انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور۔ (ناظر بیت المال)

عہدہ داران جماعت کیلئے ضروری اطلاع

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مبلغین دعوت و تبلیغ کے فرائض میں دیگر نظارتوں کے کام کا سرانجام دینا بھی داخل کر دیا ہے۔ یعنی اگر وہ کسی جگہ بسلسلہ تبلیغ جائیں تو ساتھ ہی نظارت بیت المال و تعلیم و تربیت وغیرہ کے کام بھی کرتے رہیں۔ اس لئے عہدہ داران جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مبلغ صاحبان کے ساتھ ان کے دیگر نظارتوں کے فرائض انجام دینے میں ان کا تعاون فرمایا جائے۔ مثلاً اگر کوئی مبلغ کسی جماعت کے حساب کتاب کا معائنہ کریں۔ یا انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق وعظ و نصائح فرمائیں۔ تو اس میں ان کا تعاون فرماتے رہیں۔ (ناظر بیت المال۔ قادیان)

سلسلہ کی تصانیف کے متعلق
نظارت تالیف و تصنیف کا اعلان

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۱۰۱ ۱۹۲۸ء یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ سلسلہ کی طرف سے کوئی کتاب ٹریکٹ۔ رسالہ وغیرہ بغیر منظوری نظارت تالیف و تصنیف چھپنے اور شائع نہ ہونے پائے۔ قبل ازیں اگست ۱۹۲۶ء میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب پھر تمام احباب جماعت احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ تا وہ اس سے آگاہ رہیں۔ اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی۔ تو ایسی کتاب کی اشاعت جو بغیر منظوری نظارت طبع کرائی گئی۔ بند کر دی جائے گی۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے موقع پر بعد مشورہ نمائندگان فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مختصر نوٹوں کے ساتھ جس قدر جلد ممکن ہو شائع کر دیا جائے۔ دوست اپنی اپنی جگہ کوشش کر کے دو ہزار خریدار مہیا کریں۔

اس لئے گذارش ہے کہ احباب کوشش کے ساتھ خریدار بہم پہنچائیں۔ اور پیشگی قیمت ساڑھے سات روپیہ فی نسخہ کے حساب سے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کرا دیں۔ یہ کام نہایت توجہ اور تندہی سے ہونا چاہیئے۔ تاکہ طباعت کا کام جلدی سے ہاتھ میں لیا جا سکے۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

یہود کا جرمنی سے اخراج

اخبار بین حضرات پر یہ امر بخوبی روشن ہے۔ کہ پچھلے دنوں نازیوں نے یہود کا جرمنی میں بائیکاٹ کر کے ان کو اپنے ملک سے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے۔ کہ وہ بالشویک خیالات کے لوگوں کے ساتھ مل کر کمیونسٹ پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ یہود کی مالی حالت ایسی مستحکم ہے۔ کہ وہ اپنے اموال کے زور سے جن دو قوموں کے درمیان چاہیں جنگ کرا سکتے ہیں کروڑوں روپیہ کی تجارت ان کے ہاتھ میں ہے۔ سودی لین دین میں یہ لوگ دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ باوجود اس قدر متمول ہونے کے ان لوگوں کی دنیا میں کوئی عزت نہیں۔ کوئی وطن نہیں۔ انکی کوئی حکومت نہیں۔ کوئی قومیت نہیں۔ خانہ بدوشوں کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت کرتے رہتے ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ اور اس ذلت اور مسکنت کا کیا سبب۔ دنیا میں مالدار قومیں عموماً معزز ہوا کرتی ہیں۔ مگر یہود باوجود دنیا کی متمول ترین قوم ہونے کے اس قدر ذلیل ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ آج نہیں پیدا ہوئی۔ بلکہ اس کے لئے ہم کو آج سے دو ہزار سال قبل کی تاریخ کی ورق گردانی کرنی چاہیئے۔ یہود نے خداتعالےٰ کے فرستادوں کا انکار کیا۔ اور ان کو دکھ دیا۔ انہوں نے نشانات الٰہی کو جھٹلایا۔ حضرت مسیحؑ موسوی کو سخت ایذا دی حتیٰ کہ صلیب پر چڑھا دیا۔ آخر خدا کا غضب بھڑکا۔ اور اس نے قرآن کریم میں بطور پیشگوئی فرما دیا۔ کہ ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ۔ اور اس کے مقابلہ میں حضرت مسیحؑ کے پیرؤں کے متعلق فرمایا۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامہ۔ کہ میں تم کو یہود پر قیامت تک غلبہ دوں گا۔ چنانچہ ہم اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی کو نئے سے نئے رنگ میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اور حال ہی میں جرمنی میں یہود کی جو حالت ہو رہی ہے۔ اس نے اس پیشگوئی کی صداقت کو ازسر نو تازہ کر دیا ہے*

جرمنی میں یہود کی آبادی ۴½ لاکھ ہے۔ ان کے ہاتھ میں کروڑوں روپیہ کی تجارت ہے۔ ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل موجود ہیں۔ مگر نازیوں نے اس بات کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ تمام یہودی کارخانوں۔ تاجروں۔ وکیلوں اور ڈاکٹروں وغیرہ کا کاروبار یک دم بند ہو گیا۔[1] ان کی دکانوں کا پکٹنگ کیا گیا۔ اور سرمایہ داروں نے یہودی کارکنوں کو پیشگی تنخواہیں دے کر موقوف کر دیا۔ غرضیکہ ان کو بری طرح ملک سے نکلنا پڑا۔

میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے پروفیسر البرٹ آئنسٹین کے متعلق پڑھا۔ کہ اسے بھی جرمنی سے نکلنا پڑا۔ اور لنڈن میں اس نے بودوباش اختیار کر لی ہے۔ پروفیسر موصوف کی شخصیت سے ہمارے بعض ہندوستانی بھائی شاید کم واقف ہوں۔ یہ ایک علم ریاضی کا بہت بڑا ماہر ہے۔ اس نے حال ہی میں فلسفہ نسبت۔ اور ایتھر میں وقت کا اندازہ کے متعلق جو نئی تحقیقات کی ہے۔ اس سے علم طبیعات کی اکثر پرانی تھیوریوں پر پانی پھر گیا ہے۔ غرضیکہ یہ ایک نہایت قابل محقق اور ماہر خصوصی ہے نوبل پرائز بھی اس کو ملا تھا۔ اب یہ پروفیسر بے وطن ہے۔ اور یورپ کی حکومتیں اس کو اپنے اپنے وطن اس کی قابلیت کی وجہ سے پیش کر رہی ہیں۔ سپین کی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ پروفیسر مذکور کو بغیر کسی خاص شرط کی پابندی کے قومیت کے تمام حقوق دینے کو تیار ہے۔ فرانس نے علم ریاضی کی ایک بہت بڑی مدیں اس کو پروفیسری کی کرسی پیش کی ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی نے اسکو غالباً ڈی۔ ایس۔ سی کی ڈگری دی ہے۔ اور اب انگلستان میں اس کو برٹش سبجکٹ تسلیم کرنے کے لئے قانون پاس ہونے والا ہے*

سوچنے والوں کے لئے یہ نہایت عبرت کا مقام ہے۔ کہ خدا کے فرستادوں کے انکار کی وجہ سے جو ذلت اور نکبت آتی ہے۔ اس کو کسی قوم کی دولت اور قابلیت رد نہیں کر سکتی*

خاکسار (ڈاکٹر) محمد شاہ نواز خان از زنجبار۔

[1] ٹائمز کی (۲۶ اگست) کی خبر ہے۔ کہ اسوقت تک ۱۰ ہزار ڈاکٹر ۴ ہزار وکیل۔ ۱ ہزار یہودی دندان ساز۔ اور ہزاروں دیگر پیشہ در بے کار ہو گئے ہیں۔ اور فاقوں تک نوبت آگئی ہے*

ٹیکنیکل تعلیم کے لئے امداد کا اعلان

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کسی ایسے ملازم یا طالب علم کو انگلستان یا یورپ کے کسی دوسرے ملک میں ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے میں مالی امداد دینے کا ارادہ رکھتی ہے جبکی ان قواعد کے احکام و شرائط کے مطابق پنجاب کے کسی ماہر صنعت و حرفت کی طرف سے سفارش کی جائے۔ جو غیر ممالک میں ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ کیطرف سے مالی امداد دینے کے متعلق ہیں۔ ان قواعد کی نقل درخواست کرنے پر ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور کے دفتر سے مل سکتی ہے۔ مندرجہ ذیل صنعتوں میں سے کسی ایک صنعت کے متعلق موزون ترین امیدوار کو امداد مہیا کی جائے گی*

(۱) رنگ اور روغن

(۲) سیلولوئڈ کی صنعت

(۳) کیمیائی خوشبوؤں اور جوہر روغنیات کی صنعت

(۴) سنگار کا سامان اور اس سے متعلقہ صنعتیں

(۵) اون کاتنے اور بننے کی صنعت

درخواستوں میں جو ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب کے پاس ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک بھیج دینی چاہئیں۔ طالب علم یا ملازم کی اس صنعت کے متعلق جو وہ منتخب کرے۔ تعلیمی قابلیت۔ اہلیت ذہانت۔ گزشتہ تربیت اور علمی دلچسپی کے بارہ میں مکمل تفاصیل درج ہونی چاہئیں۔ اور نیز ان درخواستوں میں یہ درج ہونا چاہئے کہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد امیدوار کے ملازمت حاصل کرنے کے متعلق امکانات کیا ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ریاستوں کی حفاظت کا مسودۂ قانون

ہندوستانی ریاستوں کے نظم و نسق کو برطانوی ہند کے لوگوں کی نکتہ چینی سے محفوظ کرنے کی غرض سے پچھلے دنوں اسمبلی میں جو مسودۂ قانون پیش کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف ہم پہلے بھی صدائے احتجاج بلند کر چکے ہیں۔ اب یہ مسودہ منتخب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت اس کو بصورت قانون نافذ کر دینے پر تلی ہوئی ہے لیکن ملک بھر کا کوئی سیاسی گروہ اس بل کا حامی نہیں۔ ہندو مسلمان سکھ کانگرسی۔ اعتدال پسند۔ سرکار پرست سبھی اس کے مخالف ہیں۔ اس لئے کہ ریاستوں کے اندرونی نظم و نسق میں گوناگوں خرابیاں ہیں۔ رئیسوں کی مطلق العنانی اور نیابتی ادارات کے فقدان نے ریاستوں کے باشندوں پر زندگی وبال کر رکھی ہے۔ حکومت کو یہ تو حق حاصل ہے۔ کہ امن و امان کے خلاف جو سرگرمیاں برطانوی ہند یا ہندوستانی ریاستوں میں ظاہر ہوں۔ ان کا انسداد کرے لیکن اگر سیاسی جدوجہد آئینی حدود کے اندر رہے تو دنیا کی کسی حکومت کو اس پر پابندی عائد کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ ریاستوں میں جو نظام حکومت رائج ہے۔ اس کے خلاف ریاستی باشندوں میں روز بروز بے اطمینانی اور بیزاری کا جذبہ ترقی کر رہا ہے۔ نہ ریاستوں میں ایسے اخبارات موجود ہیں۔ جو جرأت کے ساتھ باشندوں کی شکایات کو حکمرانوں کے سامنے لاسکیں۔ نہ ذمہ دار انجمنیں قائم ہیں۔ جو آئینی طور پر جدوجہد کر سکیں۔ نہ اسمبلی میں ریاستی باشندوں کی کوئی شنوائی ہے۔ نہ کونسل آف سٹیٹ ان کی شکایات پر بحث کرنے کی مجاز ہے۔ اس لئے وہ لوگ طبعاً اس امر کے محتاج ہیں۔ کہ برطانوی ہند کے لوگوں سے استمداد کریں۔ اور ان لوگوں سے مشورہ طلب کریں۔ جنکا تجربہ آئینی جدوجہد میں یقیناً مسلم ہے

اگر یہ قانون نافذ کر دیا گیا۔ تو ریاستی باشندوں کا کوئی نام لیوا اور پرسان حال نہ رہیگا۔ حکمران اور ان کے وزراء جس طریق سے چاہیں گے ان پر حکومت کریں گے۔ جو حکمران وائسرائے ان کے پولٹیکل سکرٹری اور ریاست کے ریزیڈنٹ کو خوش رکھے گا۔ اس کے خلاف کسی قسم کی شکایت مسموع نہ ہوگی۔ اور وہ اپنی رعایا سے من مانا برتاؤ کر سکیگا۔ اسکے مظالم کی داستانیں اخباروں میں شایع نہ ہو سکیں گی۔ نظم و نسق حکومت کے نقائص جمہور پر واضح نہ کئے جا سکیں گے۔ اور باشندگان ریاست کی سیاسی تعلیم و تربیت کا دروازہ بالکل بند ہو جائے گا۔ برطانوی ہندوستان کو اصلاحات

امرتسر میں درس القرآن کا انتظام

۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء کو جماعت احمدیہ امرتسر کا اجلاس عام بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت سید بہاول شاہ صاحب نائب مہتمم تبلیغ منعقد ہوا۔ جس میں بالاتفاق تجویز ہوا۔ کہ مندرجہ ذیل حلقہ جات مقرر کر کے درس القرآن کا انتظام کیا جائے۔

نمبر شمار	نام حلقہ	درس دینے والے کا نام	مضامین
۱	مسجد احمدیہ	مولوی عبد الرشید صاحب	قرآن شریف۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ
۲	کٹڑہ خزانہ	سید بہاول شاہ صاحب	قرآن شریف۔ حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ
۳	شریف پورہ	ماسٹر محمد طفیل صاحب	قرآن شریف۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ
۴	ہاتھی دروازہ	ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب	قرآن شریف۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ

۲۔ نیز پاس ہوا کہ ہر ایک حلقہ کے احباب کی فہرستیں تیار کر کے درس گاہ میں رکھی جائیں۔ اور باقاعدہ حاضری لی جائے۔ (نامہ نگار)

ایک تبلیغی جلسہ

۱۲ ستمبر موضع اسلام آباد امرتسر میں تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ ۱۱½ بجے دن کے زیر صدارت مولوی عبد الرشید صاحب کاروائی جلسہ شروع ہوئی۔ خاکسار نے ضرورت مذہب اور صداقت اسلام پر تقریر کی۔ پھر گیانی عباد اللہ صاحب نے "گورونانک اور اسلام" پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے زندہ مذہب پر تقریر کی۔ ایک سکھ گیانی نے ہر دو تقریروں پر ایک گھنٹہ اعتراضات کئے جن کے جوابات دئے گئے۔ پھر گورونانک کے مذہب پر دو گھنٹہ تک سکھ گیانی سے مناظرہ ہوا۔ سکھ صاحب لاجواب ہو کر بیٹھ گئے۔ اور کہا کہ میں اس وقت تیاری کر کے نہیں آیا۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے نشانات صداقت کو صداقت اسلام کے ثبوت میں پیش کیا۔ تقریر ختم کرنے پر غیر احمدی پبلک نے تقریر جاری رکھنے کی خواہش کی۔ ان کی خواہش پر حضرت مسیح موعود کی خدمات اسلام کا تذکرہ کیا گیا۔ غیر احمدی معززین نے کہا کہ آپ لوگ حقیقی رنگ میں خدمت اسلام کر رہے ہیں۔ اور مولوی لوگ ناحق آپ کی مخالفت کر کے اشاعت اسلام کے رستہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ اختتام جلسہ پر ایک اہلحدیث مولوی کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ پبلک پر آپ کا اثر ہے۔ میری کوئی نہیں سنتا۔ ایک سید صاحب نے کہا کہ آپ لوگ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت مرزا صاحب کی غلامی کا شرف بخشے۔ (خاکسار۔ بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ)

مظلومین میرپور کی قانونی امداد

کچھ دنوں سے اخبارات میں مظلومین میرپور کی قانونی امداد کے سلسلہ میں یکطرفہ خبریں شائع ہو رہی ہے۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ جدید آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء کی خدمات کے نتیجہ میں علی بیگ و سکھ چین پور کے مقدمات میں قریباً یکصد ملزم رہا ہوئے۔ اور کسی جمعیت کے فرستادہ وکلاء کا اس کامیابی میں حصہ نہیں۔ اسی طرح یہ خبر بھی شائع ہوئی تھی۔ کہ میاں عبد الحی صاحب ایڈووکیٹ علی بیگ کے مقدمہ میں بحث کے لئے تشریف لائے تھے۔ اور ان کے معاون دو اور وکیل بھی تھے۔ اس خبر سے بھی یہی ٹپکتا ہے۔ کہ اور جمعیت کے وکیل ان مظلومین کی امداد میں مصروف نہیں ہیں۔ میں بدل ممنون ہوں۔ حضرات کی خدمات کا جہاں تک وہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ معترف ہوں۔ لیکن مجھے ابت افسوس ہے کہ ان کی یکطرفہ روش سے مجبور ہو کر میں تصویر کا دوسرا رخ ظاہر کر رہا ہوں۔

مقدمہ علی بیگ میں ایک سال کے عرصے سے چوہدری یوسف خان صاحب وکیل گورداسپور پیش ہوتے رہے ہیں اور شروع سے لے کر آخر تک جس تندہی، قابلیت، اور ذاتی ایثار سے انہوں نے خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ مسلمانان ضلع میرپور کا روں روں جذبات تشکر سے لبریز ہے۔ اور مستقل کشمیر کمیٹی کے بیحد ممنون ہیں۔ کہ اس نے ہماری مصیبت کے اوقات میں ایسے قابل وکیل کی خدمات سے ہمیں متمتع فرمایا۔ اسی طرح ہم جدید کشمیر کمیٹی کے بھی بدل ممنون ہیں۔ کہ گذشتہ چار ماہ سے ملک محمد شریف صاحب جیسے ہونہار وکیل کو یہاں بھیجا۔ جو چوہدری یوسف خان صاحب وکیل کے معاون کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ اسی طرح میاں عبد الحی صاحب ایڈووکیٹ کی تشریف آوری پر بھی کمیٹی مذکور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

یہاں یہ ظاہر کرنا بھی برمحل معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقدمہ علی بیگ میں بھی مستقل کشمیر کمیٹی کی طرف سے ملزمان مقدمہ علی بیگ کے پیہم اصرار کے مدنظر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جو پانچ دن سے مقدمہ علی بیگ میں نہایت قابلیت سے بحث کر رہے ہیں اور ابھی تک ان کی بحث ادھوری ہے۔

مقدمہ سکھ چین پور میں بھی اسی طرح جس قابلیت اور ذہانت سے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے پیروی کی۔ اس کی یاد ابھی تک ہمارے دلوں میں تازہ ہے۔ اور اس علاقہ میں ان کی بے نظیر شہرت ان کی قابلیت کی بہترین دلیل ہے۔ ہم اس کے لئے بھی بدل مستقل کشمیر کمیٹی کے شکر گذار ہیں۔ ان کے تشریف لے جانے پر شیخ قمر الدین صاحب وکیل جدید کشمیر کمیٹی کی طرف سے تشریف لائے۔ اور پوری محنت سے مقدمہ مذکور کی پیروی کی اور مستقل کشمیر کمیٹی کی جانب سے بھی چوہدری عزیز احمد صاحب وکیل بھی نہایت قابلیت سے مقدمہ مذکور کی پیروی کرتے رہے۔ ہم ان ہر دو جمعیتوں کے بے حد ممنون ہیں۔ اس اعتراف خدمات کے بعد میں ہر دو جمعیتوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ برائے خدا اختلاف چھوڑ کر اتحاد پیدا کریں۔ تا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی مشکور فرمائے۔ اور ہمیں مصائب سے نجات نصیب ہو۔

خاکسار۔ ڈاکٹر امام الدین قریشی جنرل سکرٹری مسلم ایسوسی ایشن و زمیندارہ لیگ۔ میرپور۔

گوجرانوالہ میں تردیدی تبلیغی ٹریکٹ

گوجرانوالہ ۲۰ ستمبر۔ گذشتہ ایام میں ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک ٹریکٹ "عصمت انبیاء پر مولویوں کے شرمناک حملے" شائع ہوا تھا۔ جس کا جواب مولویوں میں سے تو کسی نے نہ دیا۔ البتہ ایک وکیل کے منشی صاحب نے بجائے اس کے کہ جواب دیتا۔ ایک پمفلٹ عصمت انبیاء اور قادیانی مشن شائع کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزامات توہین انبیاء لگائے گئے۔ اب اس کا جواب الجواب جناب شیخ مشتاق حسین صاحب سکرٹری تالیف و اشاعت جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے "اظہار حقیقت" نامی ٹریکٹ ارقام فرما کر گذشتہ جمعہ کو پبلک میں تقسیم کیا ہے۔ مضمون میں اکثر حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کا اقتباس ہے۔ اور ۱۶ صفحہ کا ٹریکٹ ہے۔ (نامہ نگار)

پشاور میں غیر مبایعین کی طرف سے مخالفت

پشاور۔ چند دن ہوئے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مسجد احمدیہ پشاور میں ختم نبوت کی حقیقت پر تقریر کی میر مدثر شاہ صاحب غیر مبایعین کے مبلغ اور ان کے ساتھیوں نے خلاف شور مچانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد ۱۷ ستمبر کو مدثر شاہ صاحب نے ایک لیکچر دیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں سخت نا سزا الفاظ استعمال کئے اور جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو بہت اشتعال دلایا۔ افسوس یہ لوگ اپنے ہو کر بیگانے بن گئے۔ (نامہ نگار)

اندھیرے گھر کا چراغ حبّ اٹھرا بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیریج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی متعدی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استادی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ للعہ یکدم منگوانے پر علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

نوٹ:- ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کے مجرب ادویہ امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار ملتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیمار کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

کتنی اطمینان کی بات اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ اگر مال پسند نہ ہو تو فوراً واپس کر دیں

لنگی ریشمی مشہدی اصلی امیرانہ چار روپیہ لنگی سلکی مشہدی سوا دو روپیہ۔ صافہ امیرانہ اصلی ریشمی چار روپیہ۔ صافہ سلکی ڈیڑھ روپیہ۔ لنگی سوتی مینی یا ماشی بڑھیا عہ۔ ریشمی بنیان مردانہ ایک روپیہ۔ گلوبند سفلر ریشمی عہ۔ کلاہ سلمہ ستارہ والا مخملی عہ۔ جائے نماز پھولدار ۱۲ر تولیہ لستر نما پھولدار ڈھائی روپیہ۔ زنانہ ریشمی ساڑھی پھولدار ہ گز لمبی تین روپیہ۔ زنانہ ریشمی دوپٹہ پھولدار پورا ناپ ڈھائی روپیہ۔ زنانہ ریشمی بنیان پھولدار عہ۔ زنانہ ریشمی چوٹی زرین ایک روپیہ۔ ربڑ کی انگیا عورتوں کے لئے درجہ خاص عہ۔ درجہ اول عہ

ملنے کا پتہ: **شیخ عبدالرحمن اینڈ سنز سوداگران لنگی بٹالہ لودھیانہ**

ضرورت رشتہ

ایک مخلص خواندہ احمدی دوست عمر ۲۵ سال قوم سہری سکنہ چک نمبر ۵۶۲ ضلع لائل پور متعلق ملازم ریلوے لائن نمبر ۶ ننکانہ تنخواہ ۱۹/- روپے ماہوار (اصل باشندہ سیالکوٹ) کو نیک احمدی رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہ کسی قوم سے ہو۔ خواہش مند احباب اس کے متعلق مزید حالات بندہ سے دریافت فرما دیں۔ **احقر:- ماسٹر محمد ابراہیم (احمدی) جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ**

چھ ۶ سو روپے میں دو ۲ نفع مند مکان

ایک مکان شہر کے پر رونق و خرید و فروخت والے بازار میں ہے جس کا کرایہ آج کل اڑھائی روپے ماہوار آتا ہے اور ایک مکان جس میں چکی مشین اور انجن نصب ہے۔ قریباً ۹ مرلہ زمین میں ہے۔ جس کا کرایہ آج کل ساڑھے تین روپے ماہوار آتا ہے۔ پہلے چھ روپے ماہوار رہ چکا ہے اب بھی ہو سکتا ہے۔ دونوں مکان (دکان) چھ سو روپے میں رہن ہے۔ جو صاحب لینا چاہیں جلد خط و کتابت کریں۔ مرتہن سابق کو نقد روپے کی سخت ضرورت ہے۔ محض اس لئے یہ موقعہ دیا جاتا ہے۔

پتہ:- **قاضی اکمل۔ قادیان۔ پنجاب**

حضرت حکیم الاعلیٰ نورالدین اعظم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مُتہ

کی شاگردی اور ان کے زیر نظر مطب کرنے کے زمانہ میں آپ کے مجرب عطا کردہ نسخہ جات اور بعد میں اپنے مجرب نسخے اور مختلف امراض کی ادویات گویا پچاس سالہ تجربہ اور عرق ریزی کے بعد میں تمام اعلیٰ درجہ کی مجرب ادویات کا اشتہار دے رہا ہوں۔ مجھے ہر مرض کے شافی علاج کا تجربہ ہے۔ ہزاروں مریضوں کو خدا تعالیٰ نے شفا بخشی۔ آپ بھی میرے تجربہ سے فائدہ حاصل کریں۔ سیر دست۔ بواسیر۔ دمہ۔ طاقت دماغی و اعصابی۔ برص۔ بانجھ پن۔ امراض چشم۔ ضعف جگر و طحال اور دیگر ہر قسم اور ہر نوع کے زنانہ و مردانہ امراض کا علاج بفضل خدا کیا جا سکتا ہے۔ قیمت ادویات بمقابلہ ان کی خوبیوں اور خالص اجزاء کے بالکل برائے نام ہے کیونکہ اصل غرض اشتہار سے خدمت خلق ہے۔ فرمائش کے ہمراہ مفصل حالات مرض کے آنے لازمی ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش صرف یہ لکھنا کافی ہے کہ تقریباً ہر قسم کے مرض کا علاج بفضل خدا میرے پاس موجود ہے۔ آپ فائدہ اٹھائیں اور اپنے متعلقین کو بھی اطلاع دیں۔ دوائی کی قیمت بعد تشخیص و دریافت حالات طے ہو گی۔ درخواستیں بنام:- **منطب حکیم مولوی قطب الدین قادیان پنجاب**

زراعتی آلات و دیگر مشینری

آہنی رہٹ۔ آہنی خراس (بیل چکی) نیشکر کے بیلنے جات۔ انگریزی ہل۔ چارہ کترنے (چاف کٹرز)، بادام روغن نکالنے۔ قیمہ بنانے۔ چونہ پیسنے چاولوں اور سیویاں کی مشینیں۔ دستی پمپ۔ زراعتی و دیگر مشینری اعلیٰ و بارعایت خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔ اصلی اور اعلیٰ منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجنیئرز۔ بٹالہ۔ پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول صرف ؏ - **منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قلات کے سرداروں کے جرگہ کی متفقہ سفارش کے مطابق حکومت ہند نے شہزادہ احمد یار خان ہز ہائی نس خان قلات آنجہانی کے دوسرے صاحبزادہ کو قلات کا جدید خان تسلیم کر لیا ہے۔ شہزادہ احمد یار خان صاحب کی عمر اس وقت ۲۹ برس کی ہے۔

صدقی پاشاہ وزیر اعظم حکومت مصر نے خرابی صحت کی بنا پر استعفیٰ دے دیا ہے۔ آپ کی عمر اس وقت ۶۹ سال کی ہے۔

لنڈن سے ۲۱ ستمبر کی اطلاع ہے کہ ستمبر کے پہلے دو ہفتوں میں وہاں کے بیکاروں میں ۶۵ ہزار اشخاص کی کمی ہو گئی ہے۔ اب وہاں

عراق کے نئے بادشاہ امیر غازی کی رسم کتخدائی علی سابق شاہ حجاز کی دختر سے ۲۱ ستمبر کو بغداد میں عمل میں آئی۔ اس تقریب پر کابینہ وزارت کے تمام ارکان موجود تھے۔ کوئی سرکاری اعلان شائع نہیں ہوا۔ شادی ابھی چھ ماہ تک نہیں ہوگی۔

گاندھی جی نے ۲۱ ستمبر کو احمد آباد میں مقامی بلدیہ کی لائبریری کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس میں آشرم کی وہ تمام کتب رکھی جائیں گی۔ جو آپ نے یکم اگست کو سول نافرمانی شروع کرنے سے قبل بلدیہ احمد آباد کو دی تھیں اس موقع پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے ساتھ گذشتہ اٹھارہ سال سے کام کر رہے ہیں اور روز بروز ان کی محبت بڑھتی جا رہی ہے ان کے درمیان خاوند بیوی کی مانند تعلقات قائم ہیں۔ اگرچہ وہ یہ نہیں بتا سکتے کہ ان میں سے خاوند کون ہے اور بیوی کون۔؟

لاہور میں ۲۲ ستمبر کو پیسہ اخبار پولیس سٹیشن کے قریب ایک کاغذوں کے سٹور میں زبردست دھماکا ہوا۔ جس سے ایک ہندو سخت مجروح ہوا۔ اور سٹور کا دروازہ کئی فٹ کی بلندی پر اچھل کر نیچے گرا۔ دکان کی دیواروں میں بھی جگہ جگہ شگاف ہو گئے۔ اس حادثہ کا باعث بم کا پھٹنا قرار دیا جاتا ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

لکھنؤ سے ۲۲ ستمبر کی اطلاع ہے کہ موضع گمروڑہ علاقہ موہن لال گنج میں دیہاتیوں نے ایک سب انسپکٹر پولیس کو قتل کر دیا دو سپاہی نہایت شدید زخمی ہوئے۔

کاشغر کی تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تنگانی افواج نے ترکمانوں اور کرغیزیوں پر حملہ کر کے ان کے مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس گھمسان میں ۲۲ ترکمان اور کرغیزی ہلاک ہو گئے۔

بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کی ایک سو پچاسویں سالگرہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو کلکتہ میں ہوگی۔ سالگرہ منانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس پٹنہ کے ساتھ ہی یکم اکتوبر کو سرکردہ سیاسی و مذہبی رہنماؤں کا ایک اور اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں کانفرنس مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ کو مؤثر بنانے کے لئے تعمیری پروگرام مرتب کرے گی۔

جرمنی کی پارلیمنٹ میں آگ لگانے کے مقدمہ کی سماعت ۲۱ ستمبر کو لیپزگ میں شروع ہوئی۔ عدالت کے گرد کئی میل تک نازیوں کی سپاہ کا پہرہ لگا دیا گیا۔ بازاروں میں شب کو بجلی کی چندھیا دینے والی روشنی کر دی گئی۔ دوران سماعت میں ہوائی جہازوں کو بھی لیپزگ پر پرواز کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔ عدالت کی کارروائی قلمبند کرنے کے لئے ایک سو تیس نمائندگان جرائد پہنچ چکے ہیں جن میں سے اکاسی غیر ملکی جرنلسٹ ہیں۔ کارروائی کے اہم حصوں کو گراموفون کے ریکارڈوں میں بھر کر براڈکاسٹ کیا جائے گا۔

جنرل پوسٹ آفس لنڈن کے انجنیروں نے ٹیلیفون کا ایک نیا نمونہ ایجاد کیا ہے جس سے اہالیٔ لنڈن برطانیہ کے دیگر حصوں سے اتنی ہی جلدی ٹیلیفون پر بات چیت کر سکیں گے جتنی جلدی کسی مقامی نمبر سے۔ چند ہی ہفتوں میں یہ آسانیاں یو کے کے تمام بڑے بڑے شہروں میں مہیا کر دی جائیں گی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کانپور کے وہ تمام مقدمات جو ۱۹۳۱ء کے فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں زیر سماعت تھے واپس لے لئے گئے ہیں۔

ٹائمز آف انڈیا کا بیان ہے کہ مسٹر رنگا آئر ممبر جائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے ۱۹ ستمبر کو بمبئی میں کانگرس کی موجودہ پالیسی کی نامعقولیت گاندھی جی پر پورے طور پر واضح کی۔ اور کہا کہ گورنمنٹ اپنی پالیسی پر کاربند رہنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اور وہ کانگرس کی کسی بھی خلاف قانون حرکت کو برداشت نہیں کرے گی۔ چاہے وہ مجموعی سول نافرمانی کی صورت میں ہو۔ یا انفرادی سول نافرمانی کے سلسلہ میں۔ اس لئے ضروری ہے کہ کانگرس موجودہ حالات کی روشنی میں اپنی پالیسی کو بدل لے۔ گاندھی جی نے ان تمام باتوں کو سنا اور سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ دیا۔

شنگھائی (چین) سے ۱۹ ستمبر کی اطلاع ہے کہ ۲۳ اور ۲۴ اگست کے درمیان شمالی علاقہ میں زلزلہ کے یکے بعد دیگرے کئی جھٹکے آئے۔ جن سے پانچ ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے۔

جرمن گورنمنٹ نے تمام بڑی بڑی میونسپلٹیوں کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ تمام میونسپل سرکاری ملازم اپنی اپنی لڑکیوں کو ان دکانوں سے نکال لیں۔ جہاں وہ بطور کلرک یا شاپ گرل کام کرتی ہیں۔ لڑکیوں سے صرف گھر کا کام کرایا جائے۔

جاپانی پارلیمنٹ میں گورنمنٹ ممبر کی طرف سے اس بات پر کہ امریکہ نے پانچ کروڑ پونڈ جنگی جہاز بنانے کے لئے منظور کئے ہیں۔ سخت تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ جاپانی گورنمنٹ چاہتی ہے کہ وہ بھی اس میدان میں پیچھے نہ رہے۔

یو۔ پی کے کانگرسی لیڈروں کی ایک بے ضابطہ کانفرنس لکھنؤ میں ہو رہی تھی جو ۲۲ ستمبر کو ختم ہو گئی۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ جب تک منتہائے مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ جدوجہد جاری رہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے ۲۲ ستمبر کو لکھنؤ میں ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ کانگرس کے ہمدردانہ رویہ کے باوجود والیان ریاست ہمارے مخالفوں کی کھلم کھلا حمایت کرتے رہتے ہیں۔ مدناپور اور چٹاگانگ کے متعلق کہا کہ گورنمنٹ نے وہاں عجیب طریق اختیار کر رکھے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ شناختی کارڈ لے کر باہر نکلیں۔ شہریوں کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ کے ماتحت آج ہندوستان میں ہماری کوئی اہمیت نہیں۔

برلن کی اطلاعات مظہر ہیں کہ جوابی کارروائی کے طور پر گورنمنٹ نے ان ممالک کے مال کی درآمد پر جنہوں نے جرمن کے مال کی درآمد پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ پابندیاں لگا دی ہیں۔

یہودیوں کی ایک آل ورلڈ کانفرنس اکتوبر کے مہینہ میں جنیوا میں ہوگی۔ جس میں جرمنی کے ان واقعات کے خلاف جو ہٹلر کی پالیسی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں پروٹسٹ کیا جائیگا۔ اور ان کا مقابلہ کرنے کے وسائل پر غور کیا جائے گا۔

شملہ میں ۲۲ ستمبر کو جاپانی اور ہندوستانی ڈیلی گیٹوں کا اجلاس اسمبلی میں منعقد ہوا۔ سر جوزف بھور نے ہندوستان میں جاپانی ڈیلی گیٹوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کارروائی کا افتتاح کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ اس گفتگو کا نتیجہ ہر دو ممالک کے لئے تسلی بخش ثابت ہوگا۔ جاپانی ڈیلی گیشن کے لیڈر نے اس پرتپاک خیر مقدم کے لئے گورنمنٹ ہند کا شکریہ ادا کیا۔

شملہ کے سرکاری حلقوں میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جون ۱۹۳۳ء تک ختم ہونے والی سہ ماہی میں ہندوستان میں ۴۲ صنعتی جھگڑے پیدا ہوئے۔ جن میں پچاس ہزار مزدوروں نے حصہ لیا۔ ان جھگڑوں میں سے ۹ کامیاب ۳ جزوی طور پر کامیاب اور ۲۷ ناکام ہوئے۔ ۴ ابھی شروع ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی